

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**An Analytical Study of the Contemporary Applications of the Narrations of Ghazwah-e-Hind**

سرویات غزوہ ہند کے عصری اطلاقات کا تجزیاتی مطالعہ

Mr. Hafiz Muhammad Naveed Yousaf

Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore

nyousafi@gmail.com**Dr. Muhammad Imran**

Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT

If the narrations regarding Ghazwah-e-Hind are examined carefully, it becomes evident that the Noble Prophet ﷺ not only encouraged the Companions (may Allah be pleased with them) to participate in Ghazwah-e-Hind, but also gave them glad tidings of victory in this expedition and promised Paradise to those who would take part in it. In the hadith of Abū Hurayrah, the Prophet ﷺ assured the Companions of this event, indicating his certainty that the people of Islam would indeed achieve victory in this battle. Moreover, in these narrations the term “ghazwah” has been used. Generally, the term ghazwah is applied to those battles in which the Prophet ﷺ personally participated. However, Ibn Hajar al-‘Asqalānī writes that maghāzī is the plural of maghzā; its original form is ghazwah, and ghazā is an extended form of it. It is narrated from Tha‘lab that ghazwah represents the complete Sunnah of the Prophet ﷺ, and that the original meaning of ghazwah is intention and resolve. Here, by maghāzī is meant the Prophet’s ﷺ personal intention toward confronting the disbelievers, or his arranging and dispatching an army in his own name. According to Ibn Hajar al-‘Asqalānī, a ghazwah is either a battle in which the Prophet ﷺ personally participated, or a campaign for which he himself organized and dispatched an army. When Ghazwah-e-Hind is examined in light of these definitions, it appears unlikely that this expedition took place during the apparent lifetime of the Prophet ﷺ. Since it is clear that this ghazwah did not occur during his lifetime, it is also established that the Prophet ﷺ did not personally participate in it. As for the second definition that a ghazwah is a battle for which the Prophet ﷺ personally organized and dispatched an army the pages of history are unable to provide evidence that the Prophet ﷺ sent any army for Ghazwah-e-Hind. However, it is certain that the Prophet ﷺ encouraged participation in this expedition and, along with that encouragement, also gave glad tidings regarding its eventual occurrence.

Keywords: The Prophet's expeditions, the invasion of India, traditions, authentic status, contemporary applications, and effects.

تعارف موضوع

جہاد اسلام میں ایک اہم رکن کی حیثیت رکھتا ہے جہاد کے متعلق خلاق عالم نے اپنی لاریب کتاب میں متعدد بار حکم ارشاد فرمایا ہے

اور جہاد کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

“إِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَابِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ”¹

“(اے مومنو اس جنگ کے لیے) نکلو خواہ معمولی سامان کے ساتھ ہو یا بھاری سامان کے ساتھ اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کے راستے میں جدوجہد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔”

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مدنی زندگی میں ستائیس جنگوں میں حصہ لیا وہ معرکہ جس میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی ہو اور جنگ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کمان اور قیادت کی ہو اس کو غزوہ کہتے ہیں عالمی منظر نامے پر سرزمین ہندوستان کی اہمیت سے انکار نہیں۔

نبی اکرمؐ نے ہندوستان کی اہمیت کے پیش نظر آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے اس کے متعلق فرمادیا تھا بلکہ آپؐ نے تو یہاں تک فرمایا تھا کہ مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے مرویات غزوہ ہند اگرچہ امہات الکتب میں مختلف عنوانات کے تحت موجود ہیں تاہم ان کے معنوی اور اطلاقی حیثیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

سرزمین ہند میں سیدنا آدم کا اترنا

سرزمین ہند کو اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے مؤرخین لکھتے ہیں کہ حضرت آدم جب آسمان کی جنت سے نکالے گئے تو اسی زمین کی “جنت” میں جس کا نام “ہندوستان جنت نشان” ہے اتارے گئے سراندیپ (لنکا) میں انہوں نے پہلا قدم رکھا جس کا نشان اس کے ایک پہاڑ پر موجود ہے ابن جریر نقل کرتے ہیں:

“ہندوستان اس سرزمین کا نام جس میں حضرت آدم علیہ السلام اترے ”سجنا“ ہے۔”²

بلگرامی نقل کرتے ہیں:

“جب سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان اترے جہاں اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی نازل ہوئی اور چونکہ نور محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں امانت تھا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ابتدائی ظہور اسی سرزمین میں ہوا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ہندوستان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔“ یہ تمام روایتیں فن حدیث کے لحاظ سے بہت کم درجہ ہیں تاہم ان سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ یہ جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا تعلق ہندوستان سے محمود غزنوی کے فتوحات کے سلسلہ میں ہوا اور وہ اس کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے یہ کس قدر غلط ہے بلکہ واقعہ اس طرح ہے کہ وہ اس ملک کو اپنا مفتوحہ ملک نہیں بلکہ اپنا موروثی پدری وطن سمجھتے تھے۔”³

¹ التوبہ 41:9

² سیوطی، جلال الدین (۱۳۲۰ھ) “در منثور” بیروت، دار التراث العربیہ، ج: ۱، ص: ۵۵

³ بلگرامی، میر آزاد (۱۹۷۶) “سحبہ المرجان فی آثار ہندوستان” کراچی، مشعل بکس لاہور، ص: ۴۵۳۔

اگر تاریخی نظر سے دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ وہ محمود سے سینکڑوں برس پہلے ہندوستان آچکے تھے اور جگہ جگہ ان کی نو آبادیاں قائم تھیں ابن قتیبہ نقل کرتے ہیں: اسلام کے بعد عربوں اور مسلمانوں میں نسبی حیثیت سے سب سے بڑا درجہ سادات یعنی سیدوں کا ہے موجودہ سادات خاندانوں کا بہت بڑا حصہ حضرت حسین کے صاحبزادہ حضرت زین العابدین کی نسل سے ہے حضرت زین العابدین کی ماں عرب نہ تھیں ایرانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ایرانی تھیں اور خاندان شاہی سے تھیں مگر مورخوں میں سے بعض نے ان کو سندھ کی بتایا ہے۔⁴ عرب و اسلام کے سب سے شریف و مقدس خاندان میں ہندوستان کا بھی حصہ ہے سادات آل زین العابدین علی ہمیشہ سے نیم ہندوستانی ہیں ندوی لکھتے ہیں:

”شمالی ہندوستان میں درہ خیبر سے آنے والے مسلمان ترکوں اور افغانوں کا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا آغاز ہے چنانچہ محمود نے لاہور ۴۱۸ھ میں فتح کیا لیکن جنوبی ہندوستان بارلیبار اور کارو مندل سے گجرات تک کا علاقہ اس کے سینکڑوں برس بعد تک بھی مسلمانوں کے قبضہ میں نہیں آیا گجرات سلطان علاؤ الدین خلجی نے سنہ ۲۹۷ء میں فتح کر کے دلی کے مقبوضات میں شامل کیا اور مدراس کی طرف ایک دفعہ سلطان علاؤ الدین کی فوجوں نے اسی زمانہ میں ملیبار اور کارو مندل کے ساحل تک عبور کیا تھا لیکن وہ فتح ناپائیدار تھی اور بعد کو بیجا نگر کی دیوار نے صدیوں تک افغانوں اور مغلوں کو آگے بڑھنے نہیں دیا۔“⁵

عربوں اور ہندوؤں کے تعلقات کا ایک اور ذریعہ بھی تھا وہ اس طرح کہ شہنشاہ ایران کا قبضہ بلوچستان اور سندھ پر اکثر رہا اس قبضہ کے تعلق سے سندھ کے بعض جنگجو قبائل کے فوجی دستے ایرانی فوج میں شامل تھے۔ مزید یہ کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے نزول سے متعلق کچھ آثارِ صحابہ بھی مذکور ہیں۔

سرزمین ہند کی خوشبو

آثارِ صحابہ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا جاتا ہے اس لئے سرزمین ہند کے متعلق اہل عرب کی دلچسپی اور ہند کی طرف اہل عرب کی توجہ کا سبب کیا ہے اس کے لئے اولاً ہم سرزمین ہند کے متعلق بیان کرتے قول علی پیش کرتے ہیں:

”أبو محمد مكي بن أبي طالب حَمَوْش بن محمد بن مختار القيسي القيرواني ثم الأندلسي القرطبي المالكي قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أطيب أرض بالأرض ريحاً الهند هبط آدم بها.“⁶

⁴ ابن قتیبہ دینوری، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم کو فی (۱۹۷۲ء) ”کتاب المعارف“ حیدرآباد، مکتبہ رشیدیہ، ص: ۷۳۔

⁵ ندوی، سید سلیمان (سن) ”عرب و ہند کے تعلقات“ لاہور، مشعل بکس، ص: ۳۔

⁶ ابن حوش، (۱۳۲۹ھ) ”الہدایہ الی بلوغ النہایہ“ سمرقند، مکتبہ بحر العلوم، ج: ۱، ص: ۷۵۔

”ابو محمد مکی بن ابی طالب حموش بن محمد بن مختار قیسی قیروانی ثم اندلسی قرطبی مالکی (متوفی ۴۳۷) فرماتے ہیں: سیدنا علی بن ابی طالب فرماتے ہیں: سرزمین ہند کی خوشبو بہت عمدہ ہے اور اس سرزمین پر سیدنا آدم علیہ السلام اترے تھے۔“
ابن عبد البر مزید کہتے ہیں: ”اس کی اسناد ضعیف ہیں اور میں نے اس حدیث کو سنن ابی داؤد میں نہیں پایا اور یہ حدیث اس کو فاکہی نے اخبار مکہ میں روایت کیا ہے⁷ اور اسی طرح ابن قیم نے کتاب الروح میں یہ حدیث نقل کی ہے۔“⁸ اور اس کا ایک دوسرا طریق بھی ہے درج ذیل ہے۔

عبدالرزاق نے اس حدیث کو مصنف میں نقل کیا ہے: حضرت ابن عیینہ سے روایت ہے کہ حضرت فرات قزاز سے روایت ہے انہوں ابو طفیل سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”لوگوں کے لئے دنیا میں بہترین وادی مکہ کی وادی ہے اور ہند کی وادی جہاں حضرت آدم علیہ السلام اترے ہیں۔ اور اسی سے ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے۔“ اس کے راوی ثقہ ہیں حضرت شعبہ اور دونوں سفیان سے بھی مروی ہے (فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ سند صحیح ہے فرات یہ ابن ابی عبد الرحمن ہیں اور ان کا ابو طفیل سے سماعت ثابت ہے اور بخاری نے اس کو تاریخ میں ثابت کیا ہے۔⁹

غزوہ ہند سے متعلق مرویات و آثار

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے ہندوستان کے مختلف قبائل کے لوگوں کا وجود بحرین بصرہ مکہ اور مدینہ میں ملتا ہے چنانچہ ۱۰ ہجری میں نجران سے بنو حارث بن کعب کے مسلمانوں کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: ”یہ کون لوگ ہیں جو ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں۔“ یوں تو لوگوں میں مشہور ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی روشنی بزور تیر و شمشیر سب سے پہلے سرزمین سندھ پر پڑی؛ لیکن یہ واقعہ ۹۳ ہجری کا ہے جب کہ اس سے بہت پہلے بعد فاروقی ۱۵ھ ہی میں مالا بار اور سراندیپ کے علاقوں میں اسلام کی خوشبو پھیلنا شروع ہو گئی تھی اور سلسلہ وار عہد عثمانیہ سے خلافت امیہ تک یکے بعد دیگرے بہت سے حضرات رسالت و توحید کی روشنی جنوبی ہند میں لالا کر اس علاقے کے گوشہ گوشہ کو روشن کرنے میں ہمہ تن منہمک تھے۔ اس دعوت اسلام کا ایک پڑاؤ ہندوستان ہے جس میں اسلام کے ابلاغ اور اس کے پھیلاؤ کی ترغیب دینے کا ایک مؤثر طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال فرماتے ہوئے اس کاوش کو غزوہ یعنی ”انتہائی کوشش“ کا نام دیا اس غزوہ سے مراد صرف ایک جنگ نہیں بلکہ اسلام کے پیغام کا فروغ کی ہر ممکن طریقے سے جدوجہد ہے غزوہ ہند سے متعلق روایات کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں

⁷ ابن الارزاق، احمد بن محمد بن ولید بن عقبہ (۲۰۰۸ء) ”اخبار مکہ“ بیروت، دار احیاء التراث، ج: ۱، ص: ۷۱۔

⁸ ابن قیم، حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر (۲۰۱۹ء) ”کتاب الروح“ کراچی، نفیس اکیڈمی، ص: ۲۷۲۔

⁹ الصنعانی، عبد الرزاق بن ہمام (۱۳۹۸ھ) ”مصنف عبد الرزاق“ حیدرآباد، مکتبہ رشیدیہ، ج: ۲، ص: ۳۲۹۔

غزوہ ہند اور سیدنا ابو ہریرہؓ کا عہد

مرویات غزوہ ہند کی تعداد پانچ ہے ان میں صحاح کی ایک معتبر کتاب سنن نسائی میں موجود ہے اس کے علاوہ چار روایات دیگر کتب احادیث مثلاً السنن المجتبیٰ للنسائی اور السنن الکبریٰ للبخاری مسند احمد بن حنبل اور المستدرک وغیرہ کتب میں ہے نسائی نے ایک حدیث نقل کی ہے:

“عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أَنْفَقْتُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أَقْتُلْتُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرَجِعُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ”¹⁰

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال خرچ کروں گا اگر قتل ہو گیا تو میں افضل ترین شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر واپس لوٹ آیا تو ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔“

شراحین حدیث نے ان روایات پر معنوی اور فنی بحث کی اور مختلف آرا کا اظہار کیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان احادیث کے معنی اور مفہوم کی صحیح وضاحت اور ان احادیث کے علاقہ اور زمانے کے اعتبار سے صحیح اطلاق کے لئے مرویات غزوہ ہند کے فنی اصطلاحی اور معنوی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ کی مذکورہ بالا حدیث اسی سند کے ساتھ متعدد محدثین نے بعض مقامات پر الفاظ کے تغیر و تبدل اور کمی بیشی کے ساتھ روایت کیا ہے ذیل میں محدثین کرام نے جن الفاظ کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کو روایت کیا ہے اس کو ذکر کیا جائے گا نسائی نے ”أَنْفَقْتُ فِيهَا“ کی جگہ ”أَنْفَقْتُ فِيهَا“ کے الفاظ ذکر کئے۔¹¹

پس اگر میں اسے پاؤں تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کروں گا اگر میں قتل (شہید) کر دیا گیا تو میں افضل شہداء سے ہوں گا نسائی السنن الکبریٰ میں ایک مقام پر یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

“فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أَنْفَقْتُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أَقْتُلْتُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ”¹²

”پس اگر میں اس (غزوہ ہند) کو پاؤں تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کروں گا پس اگر میں اس میں قتل (شہید) ہو جاؤں تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا۔“

علامہ مقرئ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے پھر مسدد نے کہا کہ میں نے ابن داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو اسحاق نزاری (محدث شام ابراہیم بن محمد اور مجاہد عالم متوفی ۱۸۶ ہجری) فرمایا کرتے تھے:

¹⁰ نسائی، احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن (۱۹۹۱ء) ”سنن النسائی الکبریٰ“ بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج: ۳، ص: ۲۸

¹¹ المجتبیٰ من السنن، ج: ۶، ص: ۴۲

¹² السنن الکبریٰ، ج: ۴، ص: ۳۰۲

”وَدِدْتُ أَنِّي شَهِدْتُ مَا رُبِدَ بِكُلِّ غَزْوَةٍ غَزَوْتُهَا فِي بِلَادِ الرُّومِ“¹³

”میری خواہش ہے کہ کاش میں ہر اس غزوہ کے بدلے جو میں نے بلادِ روم میں کیا ہے ماربد (عرب کے ہندوستان کی مشرقی سمت علاقہ ہے) میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوتا۔“

ابن ابی عاصم نے الجہاد” کی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”فَان قَتَلْتُ كُنْتُ كَافِضِلِ الشَّهْدَاءِ“¹⁴

”اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں ایسے ہوں گا جیسے افضل شہداء ہیں۔“

بیہقی نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے¹⁵ اور انہی کے حوالے سے سیوطی نے بھی نقل کیا ہے¹⁶ سیدنا ابو ہریرہ سے مروی دوسری حدیث متعدد محدثین کرام نقل کرتے ہیں مابن کثیر اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے بھی انہی کے حوالے سے البدایہ والنہایہ میں نقل کیا ہے۔¹⁷ محمود محمد خلیل نے اس حدیث کو انہی مذکورہ الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس کی سند میں انہوں نے یحییٰ بن اسحاق اور براء کا ذکر نہیں کیا۔¹⁸

نزول مسیح اور غزوہ ہند

ابو عبد اللہ نعیم نے نقل کیا ہے:

”حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ جَرَّاحٍ عَنْ أَرْطَاةَ قَالَ: عَلَى يَدَيَّ ذَلِكَ الْخَلِيفَةِ الْيَمَانِيِّ الَّذِي تَفْتَحُ الْفُسْطَاطَيْنِ وَرُومِيَّةٌ عَلَى يَدَيْهِ يَخْرُجُ الدَّجَالُ وَفِي زَمَانِهِ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى يَدَيْهِ تَكُونُ غَزْوَةُ الْهِنْدِ وَهُوَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَزْوَةُ الْهِنْدِ الَّتِي قَالَ فِيهَا أَبُو هُرَيْرَةَ“¹⁹

”حضرت ولید بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جراح سے روایت ہے انہوں نے حضرت ارطاة سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میرے سامنے وہ خلیفہ یمانی ہے جس کے ہاتھوں پر قسطنطینیہ اور رومیہ فتح ہو گا دجال نکلے گا اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کے سامنے زمانہ میں غزوہ ہند ہو گا اور وہ بنو ہاشم سے ہیں غزوہ ہند وہی ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ہے۔“

¹³ ایضاً، ج: ۴، ص: ۳۰۲۔

¹⁴ الشیبانی، ابو بکر بن ابی عاصم احمد بن عمرو بن ضحاک (۱۴۰۹ھ) ”الجہاد لابن ابی عاصم“ المدینۃ النور، مکتبۃ العلوم والحکم ج: ۲، ص: ۹۷۸۔

¹⁵ المروزی، عبد اللہ نعیم بن حماد (۲۰۰۶ء) ”کتاب الفتن“ قاہرہ، مکتبۃ التوحید، ص: ۴۰۹۔ ۴۱۰۔

¹⁶ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین (۱۴۱۴ھ) ”دلائل النبوة“ بیروت، مکتبۃ العلمیہ، ج: ۶، ص: ۳۳۶۔

¹⁷ الاصفہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد (۱۹۹۸ء) ”حلیۃ الاولیاء طبقات الاصفیاء“ بیروت، دار الکتب العربیہ، ج: ۸، ص: ۳۱۸۔

¹⁸ مسند احمد، ج: ۱۳، ص: ۳۱۹۔

¹⁹ الخلیل، محمود محمد (۱۴۱۳ھ) ”المسند الجامع“ بیروت، دار الجبل للطباعة والنشر، ج: ۱۰، ص: ۷۴۔

طبرانی نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔²⁰ حدیث ارطاة میں غزوہ ہند کے ساتھ دیگر پیش گوئیوں کا بھی تذکرہ کیا ہے ابو عبد اللہ نعیم اور طبرانی کی اس روایت میں غزوہ ہند کے ساتھ قسطنطنیہ اور روم کی فتح کا بھی ذکر ہے اور دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ساتھ ساتھ ایک یمانی خلیفہ کا ذکر ہے جس کے سامنے غزوہ ہند وقوع پذیر ہوگا اور وہ یمانی خلیفہ بنی ہاشم سے ہوگا ارطاة اپنی اس روایت میں ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وہی غزوہ ہند ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ہے گویا کہ حدیث ارطاة حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کو موکد کرتی ہے۔

غزوہ ہند میں شمولیت جہنم سے آزادی

طبرانی نقل کرتے ہیں:

“حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَ هُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.”²¹

”محمد بن ابی زرعہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں ہشام بن عمار نے ہمیں حدیث بیان کیا ہے فرماتے ہیں جراح بن مہرئی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت محمد بن ولید زبیدی سے روایت ہے انہوں نے حضرت لقمان بن عامر وصالی سے انہوں نے عبد الاعلیٰ بن عدی بہرائی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے دو گروہ ایسے ہوں جو دونوں آگ (جہنم) سے آزاد ہوں گے ایک گروہ وہ ہوگا جو غزوہ ہند کرے گا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔“

طبرانی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

“لَا يُرَوَّى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ثَوْبَانَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَقَرَّدَ بِهِ: الزُّبَيْدِيُّ.”²²

”انہوں نے یہ حدیث اس سند کے ساتھ صرف حضرت ثوبان سے ہی روایت کی ہے اس میں زبیدی کا تفرد ہے۔“

محمد ناصر الدین الالبانی قصۃ المسیح الدجال ونزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہ اضافہ نقل کرتے ہیں:

²⁰ کتاب الفتن، ج: ۱، ص: ۳۱۰۔

²¹ الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۲۰۰۹ء)، ”معجم الاوسط“ قاہرہ، دار الحرمین، ج: ۷، ص: ۲۳۔

²² الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۲۰۰۹ء)، ”معجم الاوسط“ قاہرہ، دار الحرمین، ج: ۷، ص: ۲۳۔

”وقالمن أدركه منكم فليقرئه مني السلام“²³

اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اور جو تم میں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائے تو اس کو چاہیے کہ انہیں میرا سلام

دے۔

غزوہ ہند میں لشکر اسلام کی فتح کی پشین گوئی

خزائی مروزی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث ”کتاب الفتن“ میں نقل کرتے ہیں:

”حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ بَعْضِ الْمَشِيخَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْهِنْدَ فَقَالَ لِيَعْزُونَ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغْلَلِينَ بِالسَّلَاسِلِ يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ أَدْرَكَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بَعَثْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَزَوْتُهَا فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ يَقْدُمُ الشَّامَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلَا حَرَصَ أَنْ أَدْنُو مِنْهُ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحَبْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ“²⁴

”حضرت بقیہ بن ولید نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت صفوان سے روایت ہے انہوں نے بعض مشائخ سے انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور آپ ﷺ نے ہند کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور ان پر فتح حاصل کرے گا یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر جب مسلمان واپس جائیں گے تو عیسیٰ ابن مریم کو شام میں پائیں گے ابو ہریرہ نے کہا اگر میں نے اس جنگ کو پاؤں تو میں اپنا پرانا مال سب بیچ کر اس میں شامل ہوں گا اور میں جہاد کروں گا پس جب اللہ ہمیں فتح عطا فرمائے گا اور ہم واپس لوٹیں گے تو اور وہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو شام میں پائیں گے تو میں اس پر حریص ہوں گا (میری شدید خواہش ہوگی) کہ میں ان کے قریب ہوں انہیں بتاؤں گا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ساتھ تھا اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور ہنسے اور کہا بہت مشکل مشکل۔“

سیدنا ابو ہریرہ کی تیسری حدیث الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ حضرت اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں بایں الفاظ یہ روایت نقل کی ہے

”أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْهِنْدَ فَقَالَ: لِيَعْزُونَ لَكُمْ الْهِنْدَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ السُّنْدِ مُغْلَلِينَ بِالسَّلَاسِلِ لِيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ أَدْرَكَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بَعَثْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ لِي وَغَزَوْتُهَا فَإِذَا فَتَحَ اللَّهُ

²³ ابن عساکر، ابو القاسم بن عساکر (۱۴۲۰ھ) ”تاریخ دمشق“ لبنان، والبیاض الاسلامیہ، ج: ۵۲، ص: ۲۴۸۔

²⁴ البانی، ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدین (۲۰۱۸ء) ”قصص تھامع الدجال ونزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام“ اردن، المکتبۃ الاسلامیہ، ج: ۱، ص: ۱۴۲۔

عَلَيْنَا انْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ يَفْقَهُ الشَّامَ فَيُلْقِي الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَلَا حَرْصَنَ أَنْ
أَدْنُو مِنْهُ فَأُخْبِرَهُ أَنِّي صَحْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاحِبًا وَقَالَ: إِنَّ جَنَّةَ الْآخِرَةِ لَيْسَتْ كَجَنَّةِ الْأُولَى يُلْقَى عَلَيْهِ مَهَابَةٌ مِثْلَ مَهَابَةِ الْمَوْتِ
يَمْسُخُ وَجْهَ الرِّجَالِ وَيُبَشِّرُهُمْ بِدَرَجَاتٍ الْجَنَّةِ²⁵۔

”حضرت یحییٰ بن یحییٰ ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت اسماعیل بن عیاش نے انہیں دی ہے کہ حضرت صفوان بن عمرو
سلسلی سے روایت ہے انہوں نے شیخ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ
ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور
ان پر فتح حاصل کرے گا یہاں تک کہ وہ سند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو
معاف فرمادے گا اور وہ واپس لوٹیں گے اور جب وہ واپس لوٹیں گے تو حضرت مسیح بن مریم علیہا السلام کو شام میں پائیں
گے حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں اگر میں نے وہ غزوہ پالیا تو میں اپنا نیا اور پرانا سارا مال (سامان) فروخت کر کے اس میں
شرکت کروں گا جب اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے گا تو ہم واپس آئیں گے اور میں ایک آزاد ابوہریرہ ہوں گا جو شام میں
آئے گا تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سے ملاقات کرے گا یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہش ہوگی کہ میں ان
کے قریب پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ مجھے آپ ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے
تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: بیشک جنت آخرت جنت اولی جیسی نہیں ہے اس پر مہابہ ہے مثل موت کے مہابہ کے وہ
لوگوں کے چہروں کو چھوئے گی اور انہیں جنت کے درجات کی بشارت دے گی۔“

مذکورہ بالا دونوں روایتوں کا مفہوم ایک ہی ہے اگرچہ الفاظ مختلف ہیں ان ہر دو روایات میں سیدنا ابوہریرہ کی شدید خواہش اس بات
کی بین دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ہند میں شرکت کرنے والوں کے لئے بہت عظیم نعمتوں اور کامیابیوں کا مژدہ سنایا تھا نیز حضرت
ابوہریرہ کا اس غزوہ میں شرکت کی شدید خواہش کا اظہار کرنا اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سے ملاقات کر کے انہیں بتانے کی خواہش کرنا
کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور آپ ﷺ کا اس پر مسکرا کر جواب دینا کہ یہ مشکل ہے اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سیدنا ابوہریرہ
ظاہری زندگی میں اس غزوہ کے آخری معرکہ نہیں ہو گا اور یہ معرکہ آخری زمانے میں ہو گا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ادوار میں نہیں ہو گا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی آخری زمانے میں
ہو گا۔

بیت المقدس سے لشکر کی آمد اور غزوہ ہند میں شرکت

خرزائی مروزی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نقل کرتے ہیں:

²⁵ کتاب الفتن، ج: ۱، ص: ۴۰۹۔

“حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَبْعَثُ مَلَكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلُهُ حِلْيَةً لَبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيُقَدِّمُوا عَلَيْهِ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَعْلُولِينَ يُقِيمُ ذَلِكَ الْجَيْشُ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ.”²⁶

“حضرت حکم بن نافع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے انہیں حدیث بیان کی ہے حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک بادشاہ بیت المقدس میں سے ہند کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور وہ اس کو فتح کر لے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کر لے گا اور ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش پر لگائے گا اور ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور وہ ہندوستان میں دجال کے آنے تک مقیم رہے گا۔”

حدیث کعب بیت المقدس کے بادشاہ کا ذکر ہے جو ہند کی طرف لشکر بھیجے گا اور وہی لشکر ہندوستان کو فتح کرے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کرے گا نیز وہی بیت المقدس کا بادشاہ ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش پر خرچ کرے گا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور دجال کے آنے تک وہ لشکر ہندوستان میں مقیم رہے گا۔ حدیث کعب دیگر الفاظ کے ساتھ خزائی مروزی ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نقل کرتے ہیں:

“حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَبْعَثُ مَلَكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا فَيَطْنُوا أَرْضَ الْهِنْدِ وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لَبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيُقَدِّمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَعْلُولِينَ وَيَفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ.”²⁷

حضرت حکم بن نافع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے اس سے روایت کی جس نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں: “بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا۔ وہ لشکر ہندوستان کی سر زمین کو پامال کرے گا اس کے خزانوں پر قبضہ کر لے گا پھر وہ بادشاہان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش کے لئے استعمال میں لائے گا وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر اس بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا یہ لشکر بادشاہ کے حکم سے مشرق و مغرب کے درمیان سارا علاقہ فتح کر لے گا اور دجال کے خروج تک یہ لشکر ہندوستان میں قیام کرے گا۔”

نعیم بن حماد جو بخاری کے استاد ہیں نے اپنی کتاب “الفتن” میں حضرت کعب سے ایک ہی سند سے ایک ہی مفہوم کی دو روایتیں نقل کی ہیں ہر دو روایت کے الفاظ مختلف ہیں۔

²⁶ مسند اسحاق، ج: ۱، ص: ۴۳۸۔

²⁷ کتاب، ج: ۱، ص: ۴۰۲۔

عصری اطلاعات

بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیجے گا جو لشکر ہندوستان کے خلاف جہاد کر کے اسے فتح کر لے گا مسلمانوں کا لشکر پورے ہندوستان کو روند ڈالے گا پامال کر لے گا یعنی مسلمانوں کا یہ لشکر پورے ہندوستان پر غلبہ کر لے گا مسلمانوں کا یہ لشکر ہندوستان سے مال غنیمت حاصل کرے گا اور بیت المقدس کا بادشاہ اسی مال غنیمت سے بیت المقدس کی تزئین و آرائش کرے گا جب مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا تو اس وقت ہندوستان کئی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا ہو گا کیونکہ حدیث پاک کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا لشکر جب سارے ہندوستان پر غلبہ حاصل کر لے گا تو ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر بیت المقدس کے بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا غزوہ ہند کے آخری معرکے کے موقع پر مسلمانوں کا لشکر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علاقہ جات پر غلبہ حاصل کر لے گا یعنی مسلمانوں کا لشکر پوری دنیا پر غلبہ حاصل کر لے گا دجال کے آنے کے وقت ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور بیت المقدس سے آیا ہوا مسلمانوں کا لشکر دجال کے آنے تک ہندوستان میں ہی مقیم رہے گا نیز اس حدیث کی تائید ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور پوری دنیا پر مسلمانوں کا غلبہ ہو گا نعیم بن حماد بخاری کے استاد²⁸ نے اپنی کتاب الفتن میں نقل کیا ہے اس حدیث میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے کا نام نہیں ہے کیونکہ حکم بن نافع نے کہا کہ وہ اس سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے انہیں حدیث بیان کی ہے پس یہ حدیث منقطع شمار ہوگی نیز یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں۔

i- قرب قیامت مراد ہے

بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس زمانے میں پاکستان ہندوستان اور افغانستان کا پورا کے پورا علاقہ ایک مملکت ”ہند“ ہو گا تا کہ آج کل کی طرح جیسے ہندوستان کو ایک الگ ریاست کے طور پر ہند کہا جاتا ہے۔ جب کہ روایت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غزوہ ہند آخری زمانے میں ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا تو اس دنیا میں تشریف لائے ہوں گے یا تشریف لانے والے ہوں گے لہذا آج کل جو لوگ ہندوستان کے ساتھ جہاد کو ”غزوہ ہند“ سے تعبیر کرتے ہیں وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہیں۔

ii- غزوہ ہند سے پاکستان مراد ہے

مزید یہ کہ روایت میں سندھ کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لانے کا ذکر ہے یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ سندھ پاکستان کا علاقہ ہے نہ کہ ہندوستان کا اس کا مطلب ہے کہ کسی زمانے میں یہ پورا ہند سندھ کے علاقہ ہیں میں ہی شمار ہو گا اور اہل عرب و حجاز اس علاقے کو فتح کر کے یہاں کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

²⁸ کتاب، ج: ۱، ص: ۴۰۲۔

iii- غزوہ ہند سے عہد نبوی کی جنگیں مراد ہے۔

غزوہ ہند کے متعلق حضور نبی اکرم ﷺ کی بشارت وہ جنگیں جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وقوع پذیر ہو چکی ہیں سیرت نگاروں اور محدثین کے اصطلاح میں ان کی دو قسمیں ہیں پہلی غزوہ ثابتہ اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قیادت فرمائی۔

iv- قسطنطنیہ کی جنگیں مراد ہے

دوسری غزوہ موعودہ اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن کے مستقبل میں وقوع پذیر ہونے کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دی تھی غزوہ موعودہ میں قسطنطنیہ اور غزوہ ہند و سندھ سرفہرست ہیں زیر تحقیق مقالہ میں غزوہ ہند کا آغاز اگرچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عہد میں ہو چکا تھا اور اس کا اختتام سیدنا مہدی کے ظہور اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا۔

v- راجع قول

راجع قول یہی ہے کہ غزوہ ہند و سندھ کا شمار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئیوں میں سے ان غزوات میں ہوتا ہے جو غزوات موعودہ کی ذیل میں آتا ہے جس کی فضیلت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث مروی ہیں غزوہ ہند اسلامی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے اس کا آغاز خلفائے راشدین کے عہد سے ہو چکا ہے جو مختلف مراحل سے گذرتا ہوا آج بھی ہندوستان میں جاری ہے اور مستقبل میں کب تک جاری رہتا ہے اس کے متعلق احادیث کریمہ کی روشنی میں وثوق سے یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت مہدی کے ظہور اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد تک جاری رہے گا۔

غزوہ ہند کی فتح بجانب اللہ کا ہونا

نبی کریم ﷺ نے یہ پیش گوئی بھی فرمائی کہ غزوہ ہند کے لشکر کی فتح اللہ کی مدد سے یعنی اللہ کی جانب سے ہوگی۔ نعیم بن حماد روایت کرتے ہیں:

“حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَغْزُو قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ فِي السَّلَاسِلِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ”²⁹

“حضرت ولید نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت صفوان بن عمرو نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے اس سے روایت کی ہے جس نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے آپ کیا ہم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں رفیق عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ ہندوستان

²⁹ کتاب، ج: ۱، ص: ۴۱۰۔

کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمادے گا اور وہ شام کی طرف پلٹیں گے اور وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو شام میں پائیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ کی مربوط پیش گویاں

رسول اللہ ﷺ نے متعدد پیش گویاں فرمائی ہیں جن کے درمیان ایک مربوط نظام ہے اور ایک کڑی دوسری کی تقویت کا سبب بنتی ہے یوں پیش گویاں کا ایک تسلسل ہے جو ایک زنجیر کی طرح ہے قسطنطنیہ روم اور غزوہ ہند کی پیش گویاں بھی ایک تسلسل ہیں نیز غزوہ ہند کی مرویات بھی انہی پیش گوئیوں کا ایک تسلسل ہے ابن عساکر نقل کرتے ہیں حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں؛ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیف تہلک امة انا فیا ولہا و عیسیٰ آخر ہا۔“³⁰

”وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے پہلے میں (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) اور جس کا آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔“

جب یہ لشکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں غزوہ ہند کی فتح لے کر حاضر ہو گا تو آپ علیہ السلام انہیں جنت میں ان کے درجات سے مطلع فرمائیں گے۔

خلاصہ بحث

مرویات غزوہ ہند کا اگر نظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو غزوہ ہند کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس میں فتح کی بشارت بھی دی اور اس غزوہ میں شریک ہونے والوں کے لئے جنت کی بشارت بھی دی ہے۔ غزوہ ہند کی احادیث میں حدیث ابی ہریرہ میں نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اس کا وعدہ فرمایا ہے گویا کہ نبی اکرم ﷺ کو یقین تھا کہ اہل اسلام ضرور اس جنگ میں فتح حاصل کریں گے نیز ان احادیث میں لفظ غزوہ استعمال ہوا ہے لفظ غزوہ کا اطلاق عمومی طور پر ان میں جنگوں پر ہوتا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے بنفس نفیس شرکت کی ہو مگر ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں: مغازی کی جمع ہے مغزی کہا جاتا ہے غزایز و غزوا و مغزی اصل غزوہ ہے اور واحد غزوہ ہے اور غزایز میں زائد ہے حضرت ثعلب سے مروی ہے: غزوہ نبی اکرم ﷺ کی کامل سنت ہے اور غزوہ کا اصل قصد و ارادہ کرنا ہے اور یہاں مغازی سے مراد نبی اکرم ﷺ کا کفار کی طرف نفس نفیس قصد کرنا آپ کے نام کا شمار کی جانب لشکر ترتیب دینا ہے۔³¹ ابن حجر عسقلانی کے مطابق غزوہ یا تو وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے بذات خود شرکت کی ہے یا وہ جنگ جس میں آپ ﷺ نے لشکر کو خود ترتیب دے کر روانہ فرمایا غزوہ ہند کو اگر مذکورہ بالا صورت کے مطابق دیکھا جائے تو یہ بات تو بعید ہے کہ یہ غزوہ نبی اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہوا ہے تو جب یہ بات واضح ہے کہ یہ غزوہ نبی ﷺ کی عین حیات ظاہری میں

³⁰ ابن حجر، احمد بن علی ابو الفضل عسقلانی (۱۹۷۹ء) ”فتح الباری“ بیروت، دار المعرفہ، ج: ۷، ص: ۷۷۹۔

³¹ ابن عساکر، حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد (۱۳۲۱ھ) ”معجم ابن عساکر“ بیروت، دار الکتب العربیہ، ج: ۱، ص: ۴۵۱۔

نہیں ہوا تو یہ بات بھی ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس غزوہ میں بذات خود شرکت نہیں کی تو دوسری صورت کہ غزوہ جنگ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو بذات خود ترتیب دے کر روانہ کیا ہے تو تاریخ کے اوراق اس بات کو بیان کرنے سے قاصر ہیں کہ نبی اکرم کی ﷺ اس غزوہ میں کسی لشکر کو روانہ کیا ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ نبی ﷺ نے اس غزوہ میں شرکت کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس میں وقت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اس میں شرکت کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری بھی دی ہے تو پھر اس جنگ کو غزوہ کیونکر کہا گیا ہے تو اس کا ایک ہی جواب ہے کہ غزوات کی اقسام میں سے ایک غزوہ ثابتہ (وہ غزوہ جس میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی اور وہ غزوہ وقوع پذیر ہو چکا ہے اور غزوہ موعودہ (وہ غزوہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے بذات خود شرکت تو نہیں فرمائی مگر اس کے وقوع پذیر ہونے اور اس میں مسلمانوں کی فتح کا وعدہ فرمایا ہو) ہے ان احادیث کریمہ کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ غزوہ ایک جنگ پر منحصر نہیں ہو گا بلکہ یہ غزوہ کئی جنگوں پر مشتمل ہو گا جس کا آغاز محمد بن قاسم کے لشکر سے ہو اور اس کا اختتام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا کیونکہ ایک حدیث پاک میں یہ واضح الفاظ موجود ہیں کہ اس غزوہ میں مسلمان ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لے جائیں گے۔

ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس غزوہ کی آخری جنگ اس وقت ہوگی جب ہندوستان کی سرزمین کئی نظریوں میں بٹ چکی ہوگی اور اس سرزمین پر کئی مملکتیں آباد ہوں گی اور ہر مملکت کا الگ الگ بادشاہ ہو گا کیونکہ حدیث پاک کی روشنی میں ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جائے گا حدیث پاک میں ایک بادشاہ کا ذکر نہیں بلکہ بیچ کا ذکر ہے جو کم از کم دو سے زیادہ بادشاہوں پر صادق آتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، کلام اللہ تعالیٰ
2. ابن الارزق، احمد بن محمد بن ولید بن عقبہ (۲۰۰۸ء) "اخبار مکہ" بیروت، دار احیاء التراث
3. ابن حجر، احمد بن علی ابو الفضل عسقلانی (۱۹۷۹ء) "فتح الباری" بیروت، دار المعرفہ
4. ابن حموش، (۱۴۲۹ھ) "الہدایہ الی بلوغ النہایہ" سمرقند، مکتبہ بحر العلوم
5. ابن عساکر، ابو القاسم بن عساکر (۱۴۲۰ھ) "تاریخ دمشق" لبنان، الدبائز الاسلامیہ
6. ابن عساکر، حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد (۱۴۲۱ھ) "معجم ابن عساکر" بیروت، دار الکتب العربیہ
7. ابن قتیبہ دینوری، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم کوئی (۱۹۷۲ء) "کتب المعارف" حیدرآباد، مکتبہ رشیدیہ
8. ابن قیم، حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر (۲۰۱۹ء) "کتب الروح" کراچی، نفیس اکیڈمی
9. اصفہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد (۱۹۹۸ء) "حلیۃ الاولیاء طبقات الاصفیاء" بیروت، دار الکتب العربیہ

10. البانی، ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدین (۲۰۱۸ء) "قصتها مع الدجال ونزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام" اردن، المكتبة الاسلامیة،
11. بگلرامی، میر آزاد (۱۹۷۶ء) "سحبۃ المرجان فی آثار ہندوستان" کراچی، مشعل بکس لاہور
12. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین (۱۴۱۴ھ) "دلائل النبوة" بیروت، مکتبۃ العلمیہ
13. خلیل، محمود محمد (۱۴۱۳ھ) "المسند الجامع" بیروت، دار الجبل للطباعة والنشر
14. سیوطی، جلال الدین (۱۴۲۰ھ) "در منشور" بیروت، دار التراث العربیہ
15. شیبانی، ابو بکر بن ابی عاصم احمد بن عمرو بن ضحاک (۱۴۰۹ھ) "الجهاد لابن ابی عاصم" المدینہ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحکم
16. صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام (۱۴۹۸ھ) "مصنف عبد الرزاق" حیدرآباد، مکتبۃ رشیدیہ
17. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (۲۰۰۹ء) "معجم الاوسط" قاہرہ، دار الحرمین
18. مروزی، عبد اللہ نعیم بن حماد (۲۰۰۶ء) "کتاب الفتن" قاہرہ، مکتبۃ التوحید
19. ندوی، سید سلیمان (س ن) "عرب و ہند کے تعلقات" لاہور، مشعل بکس
20. نسائی، احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن (۱۹۹۱ء) "سنن النسائی الکبریٰ" بیروت، دار الکتب العلمیہ